

نشیات کی ایک نئی قسم "آئسی یا کرٹل میجھ" علاقائی سطح پر غیر قانونی لمبارڈیوں میں تیار

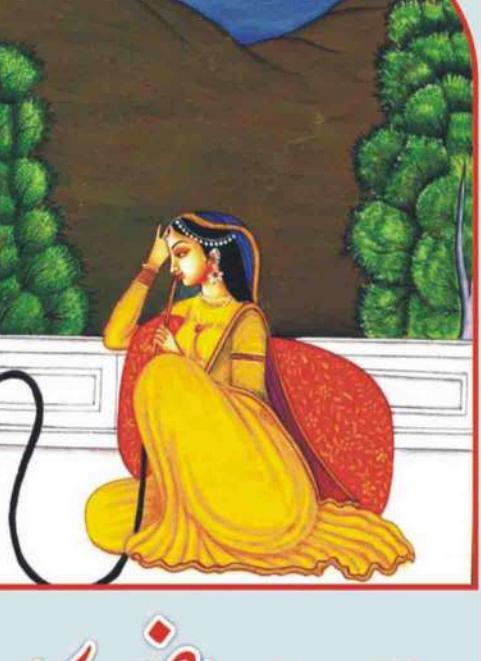
حکیم یا پریز قائم ہیں جو اس انتخاب کے
اراد، سیاست کو ادا کرنے والوں کی ایک طبقہ میں
بھی اس نئی شاخ گھر بورڈ میں پڑھتے چلے گے۔
اس نئی کامیابی کے علاقے میں اس میں زیادہ مدد
اور بوجگانی کے مقابلے میں اس میں زیادہ مدد
ہوتا ہے۔ اپناءں کو تحریر کر دیتا ہے اور اس کی
نیزدگی اپنی ہے۔ تاہم ماہرین انسانیت کے
مطابق اُنکے اثاثات بہت زیادہ چاہے کہ
یہاں سے انسان کا حافظہ کمزور ہو جاتا ہے،
دل کی درہ کرنے والا یہ جو جاتی ہے۔ شکر کرنے والے
کامراں ایک دن خراب ہو جاتا ہے اور حصہ بہت
آتا ہے۔ اس نئی کامیابی کے علاوہ
بسانی سخت پر بھی بہت براثر پڑتا ہے۔
ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس سال تک اُنکے کام
کھاکر گی وہ جاتے ہیں۔ علاوہ ایسیں ان کی
شکریت بھی بڑی طرح متاثر ہوتی ہے۔ وہ
ایسے ہر ڈاکٹر کے لئے کامیابی کی نظر سے
دیکھتے ہیں۔ اُنھیں یہ وہم بکری لیتا ہے کہ شاید
اُنھیں کوئی قلم کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ اس
کے بے خواہ انتقال سے بچنے والوں اور
گروں کے ناکارہ ہونے کا ذریعہ ہوتا ہے۔
بدعتی سے نیشنل کمیٹی اداروں میں
فرغت پار ہے۔ بے سخط ناک بات یہ
ہے کہ اُنکے استعمال کرنے والوں میں



سماں تھے۔ وہ اسی درجہ کچھ سوچ جاتا ہے کہ طور پر استعمال میں لیے کاں تجویز یا۔ 1970ء تک مارکیٹ آتی، تاہم جب نشانہ میں آگئے اور یونیشن بازوں کے ہاتھ گرفتار نہ کی جیزین گی۔ دیا جاتا ہے۔ اسے پھلاڑ ربوں میں ذاتے ہیں، جس کے پنج گاہ جانی ہے اور پھر اس میں اسٹرالیا کراں میں سے لفٹنے والا دھوں کھینچتا ہے۔

پہلی اوقات خیند ہیں آتی، تاہم جب نشانہ میں آگئے اور یونیشن بازوں کے ہاتھ گرفتار نہ کی جیزین گی۔ افغانستان میں امریکی اور نیپولیونی افواج نے جنگی بیماری مقدار میں پاکستان پہنچ رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں کام کرنے والی خفیہ لیہاریاں، بھی "آئنس" تیار کر کے فروخت کر رہی ہیں۔ خیرپخت خوش اور قیامتی علاقوں میں "آئنس" کہیہ رہن کی وجہ استعمال طور پر جانی تھی۔ 1950ء کے شروع میں امریکا نے اس کی گولیوں کو طلبہ ترک فراہم کر دیا۔ اس نے کھاں باتیں کہ اس کے استعمال سے نش بازاں ایک عام فحص

تباہی علاقوں میں آسانی سے مل جائی ہے جہاں خاص مقامات پر اس کی فروخت ہو رہی ہے۔ پھر اس نے ملے والی "آئنس" عام طور پر ایران سے لائے جانے کی اطاعت میں اس کے لئے اس کا غایہ بخیر بدبوکے ہوتا ہے۔ اس کو سکرپٹ کے ذریعے عوای مقامات پر بھی آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے اور یہ دوسرے نشچات کی طرح بظاہر مجبوب ہے۔ علاقوں میں "آئنس" کہیہ رہن کی وجہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معلوم ہوئی ہے کہ "آئنس" پینے والے یونیشن افراد بیلے



حقہ، جو ماضی کا حصہ بن کر دسمباتوں کے حوالا، حقہ کے بغیر وراثاً لگتے ہیں

شہر پار احمد قائم ہے۔ دیوبات کی چوپال میں بزرگ پادشا جہانگیر نے اپنی "توڑک" میں

مدوستان میں دراوز نامی ایک

A photograph of an elderly man with a shaved head, wearing a white kurta and dhoti, sitting on a rustic wooden cart. He is holding a long, ornate hookah pipe to his mouth. The background shows a lush green field under a clear sky.

ہندوستان میں دروازہ نامی ایک قیلے میں یہ روایت ہے کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جائے تو مردے کے ساتھ ایک ہنگی دفن کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مردہ ورنہ ہونے کے بارے میں بعذہ نہ ہو جاتا اور سب سے پہلے ہفتہ ہوتا ہے۔ مسلسل ایک گھنٹہ تھے پہنچ سے مردے کو سکون ملتا ہے اور وہ قریب میں دوبارہ ابدي نیند سے یا رہتا ہے اور اسے آرام نصیب ہوتا ہے۔ قریب میں ہفتہ رکھا جائے تو مردے کو سکون نہیں ملتا اور اس کی روح کے میلیں رختی ہے۔ اس سے مردے کے سپاہی گاہ کو کوئی نقصان پہنچتا ہے کہ تکنہ وہ بے شکن روح بھلکتی رہتی ہے۔ اس کے عتاب کا خلاصہ ایجاد کیا جس نے پیٹ دوڑ کے ایک سریں کو ناریل کے گھوپے سے ہفتہ تارک رکھ دیا تھا۔ کوئی مردہ ہجت کے بغیر ”جی“ لکھتا ہے یا نہیں یہ تو وہی جانے مگر یہ بات طے ہے کہ ہجت کے ساتھ ساتھ ہجت اترالی، کمزیلیں طے کرتا رہا۔ مگر لوگوں کا کہتا ہے کہ مثل ہجت کو اور طی حوالے سے ہمیں نے کی ودق طی اور طی حوالے سے ہمیں نے ہجت ایجاد کیا تھا۔ اس کی دلیل کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ قدیم مردوں میں اکبری الہی تصویریں میں ہیں جن میں وہ ”چیجان“ کے کاش کا نام نہیں بولتا۔

گے وغتوں کی بات ہے جب کسی گھر میں شادی ہی کی تقریب ہوئی تو مگر اتفاقات کے ساتھ ساتھ ہجت کا انتظام ہی شروع کیا جاتا تھا۔ شہروں میں تو سگریت نے ہجت کی جگ شاعر نظریٰ نے ہجت کو ایک نو کلمہ اللہ اجوں بڑی ادا رہے ہریون، کہہ گردادیا ہے۔

اسے ایک انگریز اپنی نے سارے گیوں پیش کیے مخصوصات پر گلکو کرتے اور محفلات سلیمانیتے ہیں۔ کسی مہمان کی آمد پر اسے حقیقتیں کہاں کیا اس کی تظمین تصریح ہوتی تھی۔ برادری سے کی شخص کو خارج کرنا مقصود ہو تو کہا جاتا کفار غلام کا ”حق پانی“ بند کر دیا گیا۔ گویا اسی کے ساتھ ہجت کو حق پیسے منج کیا اور اس کی بھی غسل در کار ایک حق خوش ہے۔ اس کے متعلق خیال ہے کہ یہ جاگنگری در کار کی وجہ سے حق کی قدامت کا اندازہ ہوتا ہے۔

آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر تو حق کا پیٹ پاریسا تھا۔ ایام اسری میں اس کا دل بجا نہیں کیلئے حق کے علاوہ کوئی دوسرا آزاد ایجاد کیا جاتا ہے۔ اس سے مردے کے سپاہی موجود نہیں۔ بعض تصادیوں میں وہ اپنے پلک کے سر پر اپنے ہجر کے نظراتے ہیں۔ دوسرے کی حکمرانوں کی تصادیوں میں بھی حق تھے۔ پہنچتے ہیں کہ گھر شادہ ریگلا بھی حق تھے۔ بہت لگاڑ کھلنا تھا۔ ایک مردی اس کے دربار میں ایک مہمان آیا جو اور اُھر کی بے گلی باقون سے سب کو بودھ رہاتا۔ محمد شاہ کافی دیر ہک اس مہمان کی باتیں خاموشی سے سنترابا۔ جو بھی وہ شخص چپ ہو تو باشہ بولا۔ بعض انسان تو اسے حقے میں بھی گزرے ہیں۔ حق کو دیکھو جب ملانا چاہو یوں ہے ورنہ خاموشی پر ارتبا ہے۔ یوں ہے کو بطور مثال پیش کر کے گھر شادہ اسکی بڑی باتیں دوسروں

